تلاشِ عزیز

میرا لڑکا عبداللہ نام بعمر ۱۳-۱۴ سال جمعہ یعنی ۲۲ جولائی ۱۹۱۵ء سے کہیں غائب ہے گھر نہیں آیا۔ اگر کسی صاحب کو ملے یا اس کا پتہ ملے تو مجھے اطلاع دیوے یا میرے پاس پہنچا دیوے۔ آمد و رفت کا خرچ بھی دیا جائیگا۔ حلیہ رنگ گورا سفید۔ عمر ۱۳-۱۴ سال۔ بدن پتلا دبلا۔ قد چھوٹا آٹھویں جماعت تک پڑھا ہوا۔ المشتہر نصر اللہ خان ہیڈ ماسٹر سیالکوٹ

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

جناب خلافت مآب حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کی طبیعت الحمد للہ کہ پہلے سے بہتر ہے۔ اگرچہ گلے کی شکایت بالکل رفع نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفائے کلی عطا فرمائے خاندان نبوت میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ ❊

باران رحمت کی ہنوز بدستور مانگ ہے۔ ۲۶ جولائی کو دن بھر گرد و غبار سا چڑھا رہا۔ اور رات بھر ابر محیط آسمان ۲۷ کی صبح کو معمولی چھینٹا بھی پڑ گیا ❊

مساکین کی روزہ کشائی کے واسطے ۲۶ جولائی کو برادر شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی دوکان پر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی طرف سے شربت برفاب تقسیم ہوا۔ فجزاہ اللہ سنا گیا ہے کہ اسی طرح بعض دیگر بزرگان کا بھی ارادہ ہے کہ باری باری اپنے غریب بھائیوں کی تواضع فرمائینگے ❊

اخبار احمدیّہ

خواب پورا ہوا۔ اندور سے میاں عبداللہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مینے خواب میں دیکھا۔ کہ کسی پختہ مکان میں کوئی جلسہ ہے۔ اور حضور کی تقریر عشاء کے وقت ہونیوالی ہے اور خوب چاندنی کھلی ہوئی ہے۔ مینے ایک شخص کو کہا کہ آج تقریر میں بڑے نکات و معارف ہونگے الحمد للہ کہ پچھلے دنوں حضور کی تقریر لاہور سے میرا یہ خواب لفظ بلفظ پورا ہو گیا ❊

یہی صاحب۔ دوسری بات یہ لکھتے ہیں کہ مینے مولوی محمد علی صاحب کے لئے درد دل سے دعا مانگنی شروع کی تھی پورے ساٹھ دن تک دعا کر چکا تو ایک روز جب میں نے مولوی کا لفظ زبان سے نکالنا چاہا تو اس کی بجائے خود بخود مسٹر کا لفظ میری زبان پر جاری ہو گیا۔ اور مجھے یہ سمجھایا گیا کہ یہ شخص اب مولویت کے خطاب کے لائق نہیں مذہب میں اپنے خیالات کا پابند ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

بونالہ ضلع گوجرانوالہ سے منشی عبدالرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ ایک رؤیا کی بنا پر میں نے اپنے گاؤں میں سلسلہ کی تبلیغ شروع کردی ہے بفضلہ تعالیٰ۔ ایک شخص بہت قریب آگیا ہے خداتعالیٰ جلدی اسے حق سمجھنے کی توفیق بخشے اور ہر ایک احمدی کے قلب میں تبلیغ کا ایسا ہی جوش دے +

سرہند سے محمد تقی صاحب مدرس لکھتے ہیں "میں آجکل سخت ابتلاؤں میں ہوں شہر میں بہت مخالفت ہو رہی ہے۔ ملانے واعظوں خطبوں میں احمدیت کے خلاف لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں"۔ احباب انکے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ سلسلہ کے ہر فرد کو بلاسے محفوظ رکھے اور ان کا حامی و مددگار ہو +

بانکی پور سے محمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ کالج میں لڑکوں کو تبلیغ کرنے کا اتفاق ہوا۔ وفات مسیح کو بہت سے مان گئے۔ پھر میں نے اسیات کو پیش کیا کہ مسلمان نبی کریمؐ کو برائے نام خاتم النبیین سمجھتے ہیں پھر بتایا کہ اس زمانہ کے مجدد کو مسیحی فتنہ کی وجہ سے مسیح کا خطاب دیا گیا ہے پھر حضرت مرزا صاحبؑ کی نبوت پیش کی ساری باتوں کو مانتے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے سعید روحوں کو جلد قبول حق کی توفیق بخشے +

پھلور سے عبدالمجید صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے اپنے معاملات میں آجکل بعض وجوہ سے بڑی مشکلات کا سامنا ہے احباب دعا فرماویں +

حیدرآباد (کپورتھلہ) سے عبدالرحیم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مخالفوں نے اندنوں سخت تکلیف دے رکھی ہے پانی بھی بند کردیا ہے۔ میرے مکان کی دیوار بھی گرادی ہے اور سلسلہ احمدیہ سے لوگوں کو دلی عناد ہے۔ احباب دعا کریں خدا انکی مشکلیں آسان کرے اور مخالفین کو ہدایت دے +

ایک دوست نے حضرت فضل عمرؓ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کو لکھا جب خوش اور فارغ البال ہوتا ہوں تو دینی امور کیطرف طبیعت کا بہت میلان ہو جاتا ہے لیکن جب کوئی دنیوی فکر دامنگیر ہوتا ہے تو میری حالت پریشان ہو جاتی ہے امور دینی کی طرف پوری توجہ نہیں ہوتی۔ حضرت نے انکو جواب لکھایا کہ معلوم ہوتا ہے آپکی طبیعت میں یاس کا مادہ زیادہ ہے۔ ان آیتوں پر زیادہ غور کریں جن میں اللہ تعالیٰ نے نا امیدی کی مذمت فرمائی ہے +

خبریں

جنگ

دردانیال میں افواج متحدہ کی کارگذاری سے متعلق تازہ پیام برقی مظہر ہے کہ اس ہفتہ انھوں نے مزید ترقی کی ہے اور انکے توپخانوں نے بھی دشمن پر آگ برسانے میں خوب قادر اندازی کے جوہر دکھائے۔ برٹش سپاہ۔ شمالی میدان مقابلہ میں بڑی کامیابی سے ایک خندق پر اچانک جا دھمکی اور غنیم پر پل پڑی اور فرانسیسی جنگجو جنوبی کارزار میں ترکوں کے مقابلہ پر سینہ سپر ہوئے اور انکے حملہ کو پسپا کیا۔ برطانی فوجیں روزانہ برابر ترقی کر رہی ہیں اور ساتھ کے ساتھ خندقوں کے استحکام و توسیع کا بھی کام کرتی جاتی ہیں۔ دشمن کا توپخانہ دونو میدانوں میں مصروف کار ہے +

پیرس میں ایک سرکاری ریویو شائع کیا گیا ہے جسمیں ۲۵-جون سے ۹-جولائی تک کی جنگی کارروائی کا ذکر ہے جو افواج متحدہ نے دردانیال میں انجام دی۔ اسمیں ۲۸-جون والے برطانی حملہ کے بھی کچھ حالات دیئے گئے ہیں۔ لکھا ہے کہ برطانیہ کی پیدل افواج جب ایکدفعہ دھاوا بول دیتیں۔ تو پھر ٹھہرنے کا نام نہ لیتی تھیں۔ ترکوں نے ۵ جولائی کو جو عام یورش کی اس سے دو روز پہلے کی ایک خبر ہے کہ انھیں (ترکوں کو) دس ہزار کمک پہنچ گئی تھی۔ اس حملہ میں غنیم نے بعض ایسے اسباب حرب سے بھی کام لیا جو اس نے وہاں اب تک بظاہر استعمال نہیں کئے تھے مثلاً ایک جنگی جہاز لنگر انداز ہوا اور تیروز کے سمندر میں توپخانہ کی تیاریوں میں حصہ لیتا رہا۔ دشمن کے طیاروں نے افواج متحدہ پر بم بھی گرائے لیکن انکی پیدل جمعیت اپنے حملوں میں بالکل مردہ اور زرغل ثابت ہوئی۔ ہماری بندوقوں اور میکسیم توپوں نے اس کا جلدی ہی صفایا کردیا۔ جب دشمن کی یہ یورش ناکام رہی تب دول متحدہ کے ستر ہوائی جہازوں نے ایکدم قلعہ چناق پر آگ برسانی شروع کردی۔

ایتھنز (پایہ تخت یونان) سے ۲۵ جولائی کی تار خبر ہے کہ بحیرہ اسود میں ایک آبدوز نے برسلا پر تارپیڈو پھینکے جو بری طرح نقصان اٹھاکر قسطنطنیہ واپس آگیا ہے +

روسی آبدوزوں نے بحیرہ اسود میں غنیم کی جہاز رانی کو عملی طور پر روک دیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ کہ دشمن کے ذخائر کوئلہ بھی اس سے کٹ کر جدا ہو گئے ہیں +

تسخیر وارسا کے لئے جنگ برابر زور شور سے جاری ہے روسی سارے محاذ پر کامیابی کے ساتھ ہر ایک اہم مورچہ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ تمام چھوٹے قلعے جرمنوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں۔ اور کل ضروری ریلوے لائنیں ابھی تک دشمن کی دستبرد سے بچی ہوئی ہیں۔ بحیرۂ بالٹک میں جرمنوں کو بہت کچھ کامیابیوں کا ادعا ہے لیکن روسی قلعوں کی لائن واقع دریائے ناریو پر انھوں نے جو بڑا حملہ کیا تھا۔ اسکی بابت وہ صرف اتنا کہتے ہیں کہ دشمن نے اپنے بیکار جوابی حملے ختم کردیئے ہیں۔ وارسا کے سامنے ذرا اور جنوب کی جانب روسی بہت مستعدی سے مدافعت کررہے ہیں۔ ایک اطلاع سے پایا جاتا ہے کہ محاربات وارسا کے بارہ میں جرمن کچھ کہتے ہیں مگر آسٹروی ان کے خلاف کچھ اور ہی راگ الاپتے ہیں +

روسی مراسلہ سرکاری (۲۳ جولائی) میں ذکر ہے کہ دریائے ییمن کے مغرب میں بڑی جان توڑ لڑائی ہوئی۔ روسی دریائے وسچولا کے بائیں کنارے مقام آئو نگورو ڈ کی بیرونی چوکی ہائے مدافعت پر قابض ہیں۔ وسچولا اور بگ کے درمیان جنگ پھر بہت شدومد سے ہو رہی ہے۔ روسیوں نے ایک وسیع محاذ پر دریائے بگ کے کنارے کا علاقہ دشمن سے صاف کردیا۔ ۱۵ ہزار قیدی گرفتار کیئے +

ایمسٹرڈم۔ کی تار خبر ہے کہ روسی وارسا کو بچانے کے لئے بڑی آن بان سے لڑ رہے ہیں قلعجات کی بڑی لائن واقع دریائے ناریو بالکل صحیح سلامت ہے اور روسیوں نے شب خون مار مار کر غنیم کے حملوں کی کافی سے زیادہ کسر نکال لی ہے +

لنڈن سے ۲۴-جولائی کا پیام برقی مظہر ہے کہ غنیم نے ۲۲ تاریخ کو وسچولا کے بائیں کنارے قلعہ (آئوانو گورڈ) پر دھاوا کیا مگر جوابی حملہ میں بنقصان کثیر پسپا کیا گیا۔ دشمن کے قلب لشکر والے ڈویژنوں نے لوبلین کے جنوب میں منگل کے روز جو حملے کئے انمیں ان کو بڑا بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ بدھ کی صبح کو وبیرز کے جنگل میں جو سخت خونریز لڑائی ہوئی اس میں بھی دشمن کو ہر جگہ بڑا بھاری نقصان پہنچا اور روسیوں نے پانسو قیدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ جولائی ۱۵ء

اخلاص کسے کہتے ہیں؟

سلطان القلم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پاک لٹریچر خدا تعالیٰ کی خاص نصرت اور روح القدس کی تائید سے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسکی نظیر انسانی دماغ کے نتائج فکر میں ملنا محال ہے جسوقت آپؑ نے ارشاد الہٰی کے ماتحت اپنی دعوت الی الخیر کا سلسلہ چھیڑا ہے۔ اُردو علم ادب کے ذخیرہ میں جہاں ایک قلیل حصہ مفید یا بے ضرر کتابوں کا بزرگانِ دین وملت کی مذہبی اخلاقی یا علمی تصانیف وتالیفات کی شکل میں موجود تھا۔ اسکے ساتھ ہی بے شمار لغو و دور از کار قصے فسانوں کے بھی انبار لگے ہوئے تھے۔ خود مذہبی لٹریچر میں وہ وہ رطب و یابس من گھڑت ڈھکوسلے بھرے پڑے تھے۔ کہ الامان! جنھوں نے خلق اللہ اور خاصکر حاملانِ اسلام کے معتقدات۔ اخلاقی حالت اور عملی زندگی پر ایسا زبون اور تباہ کُن اثر ڈالا کہ اسی کے مارے ہوئے وہ آج تک نہیں پنپے ہیں۔ الا ماشاء اللہ +

چونکہ یہ قلم کا زمانہ تھا اسواسطے زیادہ تر قلم ہی کے ذریعہ دین وملت کی خدمت و اصلاح ہونی چاہیئے تھی۔ اور اسی وجہ سے **مہدیٔ آخر زمانؑ** کو یہ معجزہ دیا گیا کہ رشد و ہدایت سے متعلق فنِ تحریر میں کوئی مشہور سے مشہور مولوی عالم مصنف یا سلم الثبوت استاد وقت بھی آپکے سامنے **تاب مقابلہ** نہ لاسکے تو اب جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوشمندی فراست اور بصیرت عطا ہوا ان کا فرض ہے کہ حضرت اقدسؑ کی رُوح پرور تحریروں میں غور و تدبر کریں اور پتہ لگائیں کہ انہیں وہ کونسی **امتیازی خصوصیات** ہیں جو آپؑ کے کسی ہمعصر اہل قلم کو نصیب نہیں ہوئیں؟ ظاہر ہے کہ انہیں سب سے اعلیٰ درجہ کی عدیم النظیر بات تو وہ **تاثیرِ باطنی** اور کشش و جذبۂ روحانیت ہے جو صرف خدا تعالیٰ کے ماموروں کا حصہ ہوتا ہے کسی خانہ ساز لیڈر یا بھی خواہِ ملک و قوم میں لاکھ تکلف و تصنع سے بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر آپ کے ملفوظات میں بہت سی باتیں ایسی بھی ملینگی جنکو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بحیثیت ایک **مصلح ربانی** ہونے کے اپنی تحریر و تقریر میں بطور تعلیم و تلقین کے صدہا جگہ بار بار دہرایا ہے مثلاً **تقویٰ** اختیار کرنے کی تاکید۔ تبتل اور انقطاع الی اللہ کا ارشاد۔ تدبر فی القرآن اور عمل بالکتاب والسنۃ وغیرہ وغیرہ۔ وہ باتیں جنکی اُسوقت خلق اللہ اور بالخصوص امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ کو سخت ضرورت تھی اور اب بھی ہے انہی باتوں میں سے ایک ارشاد خاص یہ ہے کہ مومنوں کو اپنے معاملاتِ زندگی خاصکر امورِ دینی میں اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ واضح ہو کہ یہ تقویٰ اور اخلاص وغیرہ کہنے کو تو ایک اک مفرد لفظ ہے اور انکے لغوی معنے بھی مختصراً بیان ہو سکتے ہیں مگر ان کا مفہوم اتنا وسیع ہے کہ قریباً تمام متعلقاتِ حیات میں دخل رکھتا ہے اور اگر انسان ان پر کما حقہٗ کاربند ہو جائے تو امید ہے کہ دُنیا میں بھی اس کے سارے کام خدا کے فضل و کرم سے سنور جائیں اور ثوابِ عقبیٰ کا بھی پورا پورا حقدار امیدوار بن جائے۔ اس مختصر مضمون میں آخر الذکر یعنی اخلاص کی ہی توضیح مدنظر ہے +

اخلاص کا اطلاق جیسا کہ اوپر بتلایا گیا یوں تو ہزاروں موقعوں پر ہو سکتا ہے لیکن اس کا اصل اصول یا گُر ہر محل کے واسطے یہی ایک ہے کہ انسان جو کچھ کرے خالصاً اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنا اس کا **مقصود بالذات** ہو۔ رسم و عادت۔ دُنیا دکھاوے یا خواہش نفس کا اس میں مطلق دخل نہو۔ پھر اگر اس راہ میں بتقاضائے بشریت اس سے کوئی غلطی و خطا بھی سرزد ہو گی تو اللہ تعالیٰ اس کے نتائج بد سے اس کو محفوظ رکھے گا۔ اور آیندہ کے لئے اسے ہلاکت کی راہوں سے بچالے گا۔ خدا کا وعدہ ہے کہ مومنوں کو ظلمتِ خطا و معصیت سے نکالکر نورِ ہدایت کیطرف لے آتا ہے۔ (اللّٰہُ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور) +

یہ بات کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں اللہ ہی کے واسطے کرتے ہیں۔ کہنے میں بہت آسان ہے لیکن جن لوگوں کو ابھی دُنیا کی مکروہات۔ شیطان کے وساوس اور نفس دُنی کی آلائشوں سے رستگاری حاصل نہیں ہوئی انکے واسطے بہت دشوار بلکہ قریب بہ محال ہے کہ **گوناگوں ترغیبات** کے موقعوں پر خدا تعالیٰ اور اسکی خوشنودی کو مقدم رکھیں۔ اِلّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ +

اُردو میں پیار اخلاص کا محاورہ مشہور عام ہے لیکن خدادانی و خداترسی کے کوچہ میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بجائے پیار محبت کے کسی شخص سے نفرت و بیگانگی برتنی پڑتی ہے اور یہی اُسوقت مقتضائے اخلاص ہوتا ہے۔ فرض کرو ایک آدمی کل تک **خدا دوست** تھا اور ہمارا بھی محب بلکہ محبوب لیکن آج وہ اپنی شامت اعمال سے اعداء اللہ کے زمرہ میں جا ملتا ہے تو کیا اب بھی اس سے اُلفت اور دوستی کا دم بھرنا کسی غیور مومن کے نزدیک پسندیدہ ہوگا؟ **ہرگز نہیں** بلکہ اگر کل تک اسکے ساتھ ربط ضبط اور تعلق یگانگت رکھنا عین اخلاص تھا تو آج اس سے **دُور و نفور** رہنا ہی مومن مخلص ہونیکی دلیل ہوگی +

اسی طرح اپنے کاروبار دُنیاوی یا معاملات دینی میں ماسوی اللہ کا سہارا پکڑنا بھی ایک خطرناک بات ہے جو جوہر اخلاص کو پراگندہ و رائگان کرنیوالی۔ کیونکہ زبردست سے زبردست شخصیتیں بھی اُس یار یگانہ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ پس جو کوئی اخلاص کا دم بھرتے ہوئے اپنے مولیٰ کریم کے بجائے کسی اور کا آسرا تکے اس کا فائز المرام ہونا **غیرت الٰہی** کب گوارا کرے گی؟ +

خاصانِ خدا کے قرب اور مقامات مقدسہ کی سکونت میں بھی اکثر اسی قسم کے ابتلاء بہتوں کے لئے ٹھوکر کا موجب ہو جاتے ہیں اور بعضوں کو ازدیاد ایمان کا باعث۔ بلکہ الٰہی سلسلوں کے متعلق تو ایسی **آزمائشیں** ضرور ہی لگی ہوئی ہوتی ہیں کیونکہ ان سلسلوں کے قیام کی غرض و غایت ہی یہ ہوتی ہے کہ مومن تمام اسباب ظاہری سے بکلی مستغنی و بیزار ہو کر توکل۔ تبتل اور انقطاع الی اللہ کا پورا پورا سبق حاصل کرے اور راضی برضائے مولیٰ کا امتیازی نمونہ دکھلائے +

غرض اخلاص توحید کی جان ہے۔ اسلام کا مغز۔ تصوف کا خلاصہ اور تمام امور دین میں کلید کامیابی۔ اسکے بغیر عقبیٰ کیا دُنیا بھی نہیں سنور سکتی۔ مبارک ہیں وہ جو ہر طرح کی آلایش و آمیزش سے پاک کرکے اپنے کاموں کا دار و مدار اخلاص پر رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں مومن مخلص بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

مسافر آگرہ کا ناواجب حملہ

اور

اُس کا جواب

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ شروع دن سے جس طرح آریہ سماج پیش آ رہا ہے وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں گو ہمارا قدم بفضلِ خدا تہذیب اور متانت کے دائرہ سے کبھی ایک اینچ بھی باہر نہیں نکلا تاہم سماجی صاحبان کی نیش زنی میں ذرا کمی نہ ہوئی اور نہ ہونی تھی۔ ابھی کل ہی کی بات ہے۔ کہ "آریہ مسافر" نے اپنا شہید نمبر نکال کر ہمارے امام و پیشوا ہمارے جان و مال سے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر نہایت بیہودہ الفاظ میں کیا تھا جس کو گورنمنٹ عالیہ نے قابل ضبطی قرار دیکر سب کا سب ضبط کرنیکا حکم صادر فرما دیا۔ ہم نے آریہ صاحبان کی ان اخلاق سے گری ہوئی حرکات پر توجہ کرنا اسلئے چھوڑ رکھا ہے۔ نہ کہ ان کے اشتعال انگیز حملوں کا جواب دیتے ہوئے "اینٹ کا جواب پتھر" کی مثل صادق نہ آجائے۔ دوسرے چونکہ ان کی بیہودہ اور بے سروپا باتوں کو عقلمند لوگ خوب سمجھتے ہیں اسلئے بھی ہمیں مقابلہ میں جواب لکھنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ لیکن حال ہی میں مسافر آگرہ نے جو آریوں کا مشہور دریدہ دہن آرگن ہے۔ ایک احمدی انسپکٹر پولیس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کو غلط فہمی میں ڈالنے کی کوشش کی ہے اسلئے اسکے متعلق مختصر لکھنا ضروری سمجھا گیا ہے۔

مسافر آگرہ نے اخبار الفضل مورخہ ۱۶ جون ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۱۰ سے "صوبہ متحدہ میں تبلیغ" والے مضمون کے اِس حصہ پر اپنی مغالطہ دہی کی بنا رکھی ہے کہ "اختر علی صاحب نے فرمایا کہ پچھلے دنوں غلام حیدر مرتد آریہ جو یہاں آکر اسلام پر حملے کر گیا تھا۔ اور مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہوا تھا جس کا جواب ابتک نہیں ہوا اور مسلمانان جھیرہ ابتک نالاں ہیں۔ اس لئے تجویز ہے کہ آریہ سماج اور اسلام دونوں کا مقابلہ کر کے حقیقت آریہ دکھلائی جائے اور مرتد مذکور کے اعتراضات کا قلع قمع کیا جائے" اسکے متعلق مسافر آگرہ لکھتا ہے "کہ جو اختر علی آریہ سماج سے دولیش رکھتا ہے کہ اس کے خلاف مقابلانہ لیکچر کرانے کا خود انتظام کرتا ہے۔ جو اختر علی آریہ سماج کے نام سے اتنا جلتا ہے کہ اسکے اوپدیشکوں کو لفظ مرتد کے بغیر یاد نہیں کر سکتا کیا وہ آریہ اوپدیشکوں کے متعلق اپنی خفیہ رپورٹوں میں ایمانداری سے کام لے سکتا ہے" ہمنے الفضل کی تحریر کو پڑھا اور مکرر پڑھا۔ لیکن کوئی بات ایسی معلوم نہیں ہوئی جس کی وجہ سے مسافر آگرہ کو گورنمنٹ کے ایک معزز عہدیدار کی نسبت ایسے گندے اور خلاف تہذیب الفاظ استعمال کرنے مناسب ہوتے۔ کیا آریہ لیکچراروں کی سخت کلامی کی وجہ سے مسلمانوں کی جو دل آزاری ہوئی تھی اسکا دفعیہ کرنا اور نالاں مسلمانوں کے دلوں کو جائز طور پر تسکین دلانے کے لئے یہ تجویز کرنا کہ آریہ سماج اور اسلام دونوں کا مقابلہ کر کے حقیقت آریہ دکھلائی جائے" کوئی جرم یا گناہ ہو سکتا ہے؟ کیا مسلمانوں کے ان جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا جنکو آریہ اوپدیشکوں کی بدولت ٹھیس لگ چکی تھی۔ ایک ایسے آفیسر کے لئے ناواجب ہے۔ جو پبلک کے امن و امان کا ذمہ دار ہے، ہرگز نہیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اختر علی صاحب کے اس فعل کی نسبت کیوں دیدہ دانستہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے آریوں کے خلاف کوئی خفیہ کارروائی نہیں کی گئی کوئی ناواجب بات نہیں کہی گئی۔ بلکہ علی الاعلان اس بات کے لئے جلسہ کرنیکی تجویز ہوئی ہے کہ "حقیقت آریہ دکھلائی جائے" کیا آریہ صاحبان نہیں چاہتے کہ اپنے مذہب کی حقیقت لوگوں پر آشکارا کریں۔ کیا آریہ صاحبان پسند نہیں کرتے کہ اپنے مذہب کی اصلیت سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ کیا آریہ صاحبان کا یہ فرض نہیں ہے کہ اپنے مت کی اصل تصویر کو عوام کے سامنے لائیں ضرور ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ جب ایک پولیس افسر اسی غرض کے لئے جلسہ کی تجویز کرتا ہے اور عوام کو آریہ سماج کی نسبت صحیح صحیح حالات معلوم کرانے چاہتا ہے تاکسی غلطی کی وجہ سے امن میں رخنہ نہ پڑے تو اسے صرف بری نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ گورنمنٹ تک اسکی شکایت کو پہنچایا جاتا ہے اگر یہ تجویز کیجاتی کہ "حقیقت آریہ پر پردہ ڈالا جائے" تب تو جائے شکایت تھی لیکن افسوس کہ تعصب حق و باطل کے امتیاز کو مٹا دیتا ہے کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا کہ وہ افسر چونکہ احمدی ہے اسلئے اسپر صریحاً ناجائز طور پر حملہ کیا گیا ہے۔

دوسری بات مسافر آگرہ کو یہ ناگوار معلوم ہوئی ہے۔ کہ آریہ اوپدیشک کی نسبت مرتد کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا۔ اسکے متعلق دیکھنا یہ ہے کہ آیا مرتد کوئی گالی یا فحش لفظ ہے۔ سو واضح ہو کہ مرتد ایک اسلامی اصطلاح ہے جس کا اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لینے والے پر اطلاق ہوتا ہے اگر غلام حیدر اس فعل کا مرتکب نہیں ہوا۔ تو اسکی نسبت ایسا کہنا ناجائز ہوگا۔ لیکن جب اس نے ایسا کیا ہے تو وہ اس خطاب کا ضرور مستحق ہے۔ یہ نہ اسے گالی دی گئی ہے۔ نہ اس کی نسبت کوئی برا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ بلکہ ایک حقیقت واقعی کا اظہار ہے جس میں سے کھینچ تان کر کچھ کا کچھ مطلب نکالنا ایک جسارت بیجا اور تعصب کا کھلا کھلا ثبوت ہے

ہمیں امید ہے کہ گورنمنٹ ایسی بے سروپا تحریروں کو جن کی بنا محض تعصب اور عداوت پر ہو۔ کچھ وقعت نہ دے گی۔ بلکہ جس شوخ چشمی سے آریہ اخبار نے انسپکٹر صاحب موصوف کی نیت پر حملہ کیا ہے اسپر ضرور نوٹس لیگی

ایک اور زبردست شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے نبی اللہ ہونے پر بڑے بڑے مسکت دلائل اور حریف کو مبہوت کر دینے والے ثبوت اسوقت تک بفضلِ خدا صدہا کی تعداد میں پیش کئے جا چکے ہیں اور ابھی یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت سے نت نئے براہین قاطعہ نکلے چلے آتے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک آج بھی ایک زبردست شہادت جو برادرم مکرم محمد سعید صاحب سعدی (لاہور) کے نتائج فکر و تحقیق سے ہے بہرہ مراسلہ میں ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے کیا منکران نبوت اسکے بعد بھی ایمانی غیرت سے کام لے کر شیوہ انکار سے پشیمان نہ ہونگے ؟ بشرطیکہ سرے سے ایمان ہی کو خیر باد کہنے کا فیصلہ نہ کر چکے ہوں

شملہ سے ضروری مراسلے

(مرقومہ اخویم مکرم جناب منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ)

مراسلہ اوّل

گو مباحثہ کے متعلق پریزیڈنٹ صاحب نے ابھی اپنی رائے ظاہر نہیں فرمائی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اُسکے نیک نتائج کا ظہور ابھی سے شروع ہوگیا ہے چنانچہ بابو فضل محمد خان صاحب ملازم دفتر ڈائرکٹر میڈیکل سروسنر نے جو ایک عرصہ سے تحقیق حق کے درپے تھے۔ حضرت میاں صاحب سلمہ ربہ کی بیعت کرلی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کے دعاوی تو سمجھ چکے تھے مگر جماعت کے اختلاف نے ان کو شش و پنج میں ڈال دیا تھا۔ اس لئے انھوں نے مناسب جانا۔ کہ بیعت کرنے سے پہلے مسئلہ نبوة وغیرہ کی تحقیق کرلی جائے انھوں نے توجہ سے اور صاف دل ہوکر طرفین کے دلائل کو سُنا۔ اور آخر نتیجہ نکالا کہ حضرت میاں صاحب راستی پر ہیں۔ اصل میں ضد اور تعصب انسان کو اندھا کر دیتے ہیں اور اس کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے نہیں دیتے۔ ورنہ اگر صاف دل ہوکر ایمانداری سے غور و فکر کی جائے۔ تو ایک فہیم اور سلیم الطبع شخص کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں کہ وہ متنازعہ فیہ مسائل میں حضرت میاں صاحب کا ساتھ دے۔ اب جبکہ ایک ایسے شخص نے تسلیم کرلیا ہے کہ حق ہماری طرف ہے۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ احمدیوں کے فہم سے یہ معاملہ بالاتر کیونکر ہو سکتا ہے؟ وہ تو پیشتر سے ہی حضرت صاحب کو خدا کا سچا مامور تسلیم کرتے ہیں۔ پس ان کے لئے کوئی مشکل امر نہیں کہ وہ حق کو سمجھ لیں۔ ہمیں امید قوی ہے کہ جملہ لوکل مبائعین اور غیر مبائعین اس مباحثہ سے فائدہ اُٹھائینگے۔ وہ جو متردد تھے پختہ ہو جائیں گے۔ اور جو دُور تھے نزدیک ہو جائینگے۔ بشرطیکہ انھوں نے تعصب سے کام نہ لیا۔ ورنہ **اگر وہ عہد کرچکے ہیں** کہ خواہ کچھ ہی ہو اپنے خیالات کو نہیں چھوڑینگے تو چاہیئے کہ **اعلان کردیں** اور آیندہ بحث مباحثہ اور لوگوں کو بہکانے سے باز رہیں۔ مومن کو چاہیئے کہ نفس کی پیروی نہ کرے بلکہ اپنی خواہش کو ترک کرکے جدھر حق کا غلبہ دیکھے اسکو قبول کرے۔ بعض دوست ایسے دیکھنے میں آئے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ غلبہ دلائل بیشک [illegible] طرف ہے مگر کیا کریں دل نہیں مانتا۔ وہ غور کریں کہ اگر خواہش نفس کی ہی پیروی کرنی ہے تو پھر تحقیق حق کیا ہوئی؟ یہ مومنانہ طریق نہیں کہ دلائل کا غلبہ ایک طرف تسلیم کریں اور عمل میں نفس کی پیروی۔ یہ رُوح بد کا دھوکا ہے۔ جائے غور ہے اور مقام عبرت!!

منشی عبد اللطیف صاحب نے ایک دفعہ برادرم مولوی عمرالدین صاحب کو کہا تھا کہ اگر کسی غیر احمدی کو حضرت صاحب کی نبوۃ منوا کر حضرت میاں صاحب کی بیعت کراؤ تو جانیں اور اس وقت میں بھی بیعت کرلوں گا۔ اوّل تو خدا کے فضل سے ہزارہا ایسے لوگ سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں جنھوں نے نبوۃ مسیح موعودؑ کا اقرار کرکے بیعت کی ہے اور اُن کا نام اخبار الفضل میں چھپ چکا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یہاں بھی ان پر حجت پوری کردی ہے یعنے بابو فضل محمد خاں صاحب نے مسیح موعودؑ کی نبوۃ تسلیم کرکے بیعت کی ہے۔ دیکھیں وہ اس سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ آیا اقرار کا پاس کرکے بیعت میں داخل ہوتے ہیں یا بہانہ سازی کرکے ٹالدیتے ہیں۔ مگر ان کو یاد رہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو جو اپنے عہد کا پاس نہیں کرتا۔ اچھے لفظوں سے یاد نہیں فرمایا اور فسخ عہد کو منافقت کا ایک نشان ٹھہرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وساوس شیطانی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

۱۷ جولائی ۱۹۱۵ء

مراسلہ دوم

حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب تین چار روز سے شملہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں ان کا ارادہ ہے کہ ماہ رمضان یہیں گذاریں گے۔ گذشتہ جمعہ کو انھوں نے نماز پڑھائی۔ اور اسکے بعد اتوار کو دوستوں کے سامنے خلافت ثانیہ کی تائید میں تقریر فرمائی جس سے ایمان میں ترقی اور دلوں میں تقویت پیدا ہوئی۔ یہ مضمون کچھ ایسا کمیتہ ہو گیا ہے کہ دلائل کے بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔ البتہ چونکہ انسان غفلت شعار ہستی ہے اور باوجود علم کے بھول جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ کبھی کبھی ذکر ہوتا رہے اور حسب موقع دلائل کو مختلف رنگوں میں پیش کیا جائے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیغامیوں کے مفتریات اور کج بیانیوں کے جواب کی ضرورت نہیں اور اگر وہ بدزبانی کریں تو ان کا مقابلہ نہ کیا جائے چنانچہ اس موقعہ پر بھی ایک دوست نے اسی قسم کا خیال ظاہر کیا جس پر حضرت میر صاحب نے سمجھایا کہ بدزبانی کے جواب کی بیشک [illegible] مگر جب حد سے بڑھ جائے تو اُس کا بھی دفعیہ کرنا پڑتا ہے۔ مگر غلط بیانیوں کی اصلاح اشد ضروری ہے اگر انکی تردید نہ کیجائے تو جماعت کے غلطی میں پڑنیکا اندیشہ ہے کیونکہ بہت تھوڑے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بطور خود تحقیقات کرتے ہیں ورنہ اکثر حصہ تو جو سنتے ہیں اور پڑھتے ہیں اسپر یقین کر لیتے ہیں اگر اس موقعہ پر خاموشی اختیار کیجاتی تو ساری کی ساری جماعت سوائے چند اشخاص کے گمراہ ہو جاتی۔ اصل میں البادی اظلم یعنے جو ابتدا کرتا ہے وہ بڑا ظالم ہے۔ قرآن شریف نے مدافعت کے متعلق اصول قائم کیا ہے اور نیز یہ بھی بتایا ہے کہ جب بھائیوں میں جھگڑا ہو جائے۔ تو کیا کرنا چاہیئے چنانچہ ملاحظہ ہوں مفصلہ ذیل آیات:-

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پ ۲۵ ع ۵

یعنے بدی کا بدلہ اُسی قدر ہے جسقدر کسی کے ساتھ بدی کیجائے البتہ اگر درگذر میں اصلاح ہوتی ہو تو معاف کر دینا ہی بہتر ہے

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ الخ

یعنے جب بھائیوں میں نااتفاقی ہو جائے تو جو فریق غلطی پر ہو اُسے سمجھانا چاہیئے اور اگر وہ باز نہ آئے تو سب کو ملکر اسکے ساتھ لڑائی کرنی چاہیئے۔

اب غور کرکے دیکھ لو کہ اس ارشاد پر کس نے عمل کیا۔ اور کس نے پہلوتہی کی۔ سب سے پہلے مولوی محمد علی صاحب نے ایک اعلان ضروری شائع کرکے فساد کی بنیاد ڈالی۔ اس کے بعد انکے رفقاء نے زبانی اور تحریری، پیغام میں اور نیز علیحدہ رسالوں کے ذریعہ حضرت میاں صاحب اور انکے خادموں پر طرح طرح کے حملے کئے۔ الفضل ایک عرصہ تک خاموش رہا۔ مگر جب دیکھا کہ منکرین خلافت بجائے اس درگذر سے اصلاح پذیر ہونے کے شرارتوں میں حد سے بڑھتے جاتے ہیں تو ناچار اُس نے قدم اُٹھایا اور حضرت میاں صاحب کے خادموں نے ہر مناسب طریق سے مدافعت کی۔ الفضل پھر بھی ایک دو مرتبہ اعلان کرچکا ہے کہ اگر پیامی باز رہیں تو وہ اندرونی اختلافات کے متعلق ان سے جھگڑا کرنا پسند نہیں کرتا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ پروا نہیں کرتے۔ ایسی حالت میں بموجب حکم الہٰی ساری جماعت کا فرض ہے کہ وہ ہر مناسب طور اور ممکن طریق سے انکے مُنہ کو بند کرے اور انکی تحریر کو روکے [illegible] تحریرات اور تقریرات کی تردید کریں۔ یہ بڑا ظلم ہے کہ جو فریق ابتدا کرنیوالا ہے اور

اور اب تک نادان حملہ کرنے سے نہیں رکتا۔ اُسے تو کچھ نہ کہا جائے اور حضرت میاں صاحب اور ان کے خدام کو مشورہ دیا جائے کہ وہ خاموش رہیں +

اس اتوار کو انجمن اسلامیہ سکول میں مولوی محمد عظیم صاحب کا ختم نبوت پر لکچر تھا۔ حضرت میر صاحب تقریر کر ہی رہے تھے کہ بابو عبدالحق صاحب آئے اور کہنے لگے کہ میں مولوی محمد عظیم صاحب کا لکچر سنکر آیا ہوں۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بہت گستاخی کی اور نہایت کریہہ لفظ استعمال کئے۔ واقعی آج مجھے پتہ لگا کہ ان غیر احمدیوں کا کوئی اعتبار نہیں اور وہ اسی فتوے کے لائق ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ان پر لگایا ہے انکی تقریر سے ٹپکتا تھا کہ غالباً شیخ الہ دین صاحب نے حضرت صاحب کی کچھ کتابیں مسئلہ نبوۃ کے متعلق دکھائیں جس پر انھوں نے یہ زہر اگلا۔ میں برداشت نہ کرسکا۔ اس لئے درمیان سے اُٹھ کر چلا آیا۔ اس جلسہ کے صدر حافظ عبدالغنی صاحب امام مسجد قطب خانساماں تھے۔ اور انتظام کرنے والے بابو عبدالقادر صاحب اسپر بابو عبدالحق صاحب کو بتایا گیا کہ بابو عبدالقادر صاحب ہمارے سلسلہ کے پُرانے دشمن ہیں تقریباً ہر سال مولوی محمد عظیم کو بُلاکر مختلف مسجدوں اور نیز دوسری جگہوں میں ہمارے خلاف وعظ اور لکچر کراتے ہیں اور چونکہ مسجد قطب خان ساماں کے متولی ہیں اس لئے وہاں کے بیچارے امام کو بھی ان کا حکم ماننا پڑتا ہے۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ۔ پارہ ۴ رکوع ۳۔ جب انکے مُنہ سے بغض ظاہر ہے تو جو انکے سینوں میں پنہاں ہے وہ تو پھر اللہ ہی جانتا ہے ایسے ہی مولوی ملاں ہیں جنکے ساتھ عوام الناس شامل ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا صحیح ہے کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو کافر نہیں کہتے اور مومن سمجھتے ہیں ان کا اعتبار نہیں وہ جب تک مکفّرین کے کفر کا اعلان نہ کریں اور حضرت صاحب کے معجزات کے مصدق نہ ہوں منافق ہیں چونکہ منافق منافقت کی حالت میں مومن نہیں کہلا سکتا ہے اس لئے مجبوراً انھیں صف منکرین میں شامل کرنا پڑتا ہے +

۲۲۔ جولائی سنہ ۱۵ء

یاتون من کلّ فجٍ عمیق
یاتیک من کلّ فجٍ عمیق

(از افاضات حضرت مولٰنا محمد احسن صاحب فاضل امروہی)

حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کی عظمت اُسوقت معلوم ہوسکتی ہے کہ صحابہ کرامؓ کے احوال پر نظر کیجاوے مثلاً بخاری اور مسلم شریف میں حضرت سعد بن ابی وقاص سے وارد ہوا ہے کہ رأیتنا نغزو مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وما لنا طعام الا الحبلۃ وورق السمر وان کان احدنا لیضع کما تضع الشاۃ ماله خلط۔ یعنے دیکھا میں نے اپنے تئیں اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم آنحضرت صلعم کے ساتھ ہو کر اُس حالت میں کہ نہیں تھا ہمارے لئے کوئی کھانا سوائے پھل درخت کیکر اور اس کے پتوں کے اور بیشک یہ حال تھا کہ جب پاخانہ پھرتے تھے ہم تو بکریوں کی مینگنوں کی مانند پاخانہ ہوتا تھا یعنی بہت خشک ہوتا تھا۔ حتٰی کہ ایک مینگنی دوسری مینگنی سے بہ سبب خشکی کے ملی ہوئی بھی نہ ہوتی تھی۔ انتہٰی۔

بڑی عبرت کا مقام ہے کہ ابتدائے زمانہ اسلام میں آنحضرت صلعم اور تمام اصحاب رسول کریم کا یہ حال تھا۔ اور پھر اسپر اسقدر مجاہدات واسطے ذب اور دفع کرنے روک ٹوک معاندین اور انکے حملوں کے دین اسلام کی تائید کے کئے جاتے تھے اللہ اکبر۔ ان شدائد اور مصائب کا تحمل کرنا اور صرف ابتغاءً لوجہ اللہ ان کا متحمل ہونا اور پھر اُسمیں کوئی غرض دنیاوی کی آمیزش سوائے اعلائے کلمۃ اللہ کے اور کچھ نہ تھی انہی کے ساتھ خاص ہے۔ خصوصاً جب کہ محض ابتغاءً لوجہ اللہ ہو اور حکمت الٰہی اسمیں یہ تھی کہ اسمیں ابتدائی حالت سے صحابہ کرامؓ کی صفت شجاعت و استقلال و اخلاص کا ظہور ہو کیونکہ بغیر نظارہ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا کے ان صفات کا اظہار نہیں ہوسکتا۔ گویا آخر خلافت ثانی نبوت بھی قائم ہوگئی۔ اور صدہا ملک کے ملک اہل اسلام کے تصرف میں آگئے جسکے آثار ابتک بھی نظر آرہے ہیں چونکہ خواص بشریت سے ہے کہ ملک اور دولت کی حالت میں انسان کا صراط مستقیم پر قائم رہنا نہایت ہی دشوار ہوتا ہے وہ خلافت جو ثانی نبوت تھی ملک عضوض ہوگئی لہذا زوال ان سلطنتوں کا شروع ہوگیا۔ نوبت باینجا رسید کہ وہ ملک اور دولت اللہ تعالیٰ نے اپنے دوسرے بندوں کو عنایت فرمادی صدق اللہ تعالیٰ۔ تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیءٍ قدیر۔ جیسا کہ اب مشاہدہ ہو رہا ہے کہ وہ ملک اور دولت اس زمانہ آخری میں ایسے بندگان خدا کے ہاتھ میں ہے جو آسایش خلائق کے خواہان اور امن دوست ہیں اور نقض امن کرنیوالوں کے دشمن ہیں جس کا نظارہ اس لڑائی میں مشاہدہ ہو رہا ہے۔ اس لئے اب مصلحت الٰہی مقتضی ہوئی کہ انہی صفات استقلال و اخلاص و شجاعت کا اظہار اس آخری زمانہ یعنے حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے بعثت میں جیسے پیشگوئی یضع الحرب وغیرہ ہے کیا جاوے۔ پس یہ الہام حضرت اقدس پر نازل ہوئے کہ یاتون من کل فجٍ عمیق اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً۔ وغیرہ وغیرہ جو اس طرف مشعر ہیں کہ اس زمانہ مسیح موعود میں ضرورت جہاد اور جنگ وغیرہ کی نہیں رہیگی۔ بلکہ اسکے براہین اور دلائل اور نشانات آسمانی و زمینی ایسے تائید اسلام کے لئے واقع ہونگے کہ لوگ خود بخود اُن نشانات کو دیکھ کر دین اسلام میں داخل ہونگے یعنی سلسلہ حقہ احمدیہ کو قبول کرتے چلے جاوینگے۔ حکمہ اللہ الرحمٰن لخلیفۃ اللہ السلطان یؤتی له الملک العظیم وتفتح علی یدہ الخزائن ذالک فضل اللہ و فی اعینکم عجیب انا فتحنا لک فتحاً مبیناً۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ انا اعطیناک الکوثر اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محموداً الحمد للہ الذی اذھب عنی الحزن واتانی مالم یؤت احداً من العالمین۔ سورہ جمعہ میں بھی اللہ تعالیٰ اس طرف اشارہ فرماتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم۔ کیونکہ اسکی صفت عزت و حکمت اسوقت مقتضی اس امر کی ہے کہ دین اسلام کو نشانات آسمانی و زمینی سے تمام ادیان پر غلبہ دیا جاوے۔ اس بیان سے ثابت ہوا کہ یہ الہام کوئی سرسری الہام نہیں ہے بلکہ بحسب ضرورت حقہ نازل ہوا ہے واسطے اظہار اس امر کے کہ اعلاء کلمۃ اللہ

اور اظہار دین اسلام کا زمانہ حضرت جری اللہ میں نشانات آسمانی اور زمینی سے واقع ہوگا - اور اس کے سامان و اسباب عجیب سے واقع ہونگے کہ یاتینک من کل فج عمیق تحصیل اسباب اور سامان کے لئے ضرورت جنگ و جدال کی واقع نہیں ہوگی - اگر اسکی تفصیل دیکھنی ہو تو تفسیر الہام ففہمناہا سلیمان - ریویو جلد ۱۲ ۱۲ احسن البیان میں مطالعہ فرماؤ - فقط

مسیح موعود کے نبی ہونے پر ایک اور شہادت آپ کی ہی زبان مبارک سے

صداقت آخر صداقت ہے - خواہ وہ بچہ ہی کے منہ سے نکلے - حضرت مسیح موعود کا نبی ہونا اظہر من الشمس ثابت ہو چکا ہے لیکن وہ جو بدبخت ہیں انکو ایسی صداقتوں سے بھی منہ پھیرتے ہوئے شرم نہیں آتی - میں ذیل میں ایک اور شہادت مسیح موعود کے **نبی اللہ** ہونے پر پیش کرتا ہوں - شائد کہ کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھاوے +

آج مورخہ ۷ - اپریل ۱۹۰۸ء کو مدینۃ المسیح میں دو انگریز اور ایک لیڈی ۹½ بجے کے قریب آئے ×××× اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود تشریف لائے - مکرمی علی احمد صاحب ایم اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر ترجمان تھے . ×××××××

صاحب - انجیل میں لکھا ہے کہ اخیر زمانے میں جھوٹے **نبی** اٹھینگے - پس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آپکے صادق **نبی** ہونے کی کیا دلیل ہے ؟

حضور - حضرت اقدس - بیشک جھوٹے نبی ہونے تھے - مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے - کہ سب جھوٹے ہی چلے جاوینگے - اور ان میں کوئی بھی سچا نہ ہوگا +

صاحب - نہیں ایک کا سچا ہونا تو ضرور ہے +

× × × × × × × × × × × ×

صاحب - آپ اپنے **نبی** ہونے کا ثبوت دیں +

حضور - ہمارے **نبی** ہونے کے وہی نشانات ہیں - جو توریت میں مذکور ہیں - میں کوئی نیا **نبی** نہیں ہوں - پہلے بھی کئی **نبی** گزرے ہیں جنھیں تم لوگ سچے مانتے ہو - پس انکو راستباز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو ہمیں بتاؤ - تا ہم اپنے میں وہ بیان کرسکیں - کیونکہ ممکن ہے - ہمارے بیان کردہ نشانوں کو تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور اس طرح بات لمبی ہو جائے گی +

صاحب - آپ خود ہی بیان کیجئے +

حضور - ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کو گننا مشکل ہے - اور بنی اسرائیل میں تو ایسے **نبی** ہوئے ہیں جنھوں نے صرف ایک ہی نشان دکھایا - اچھا سنو خدا کے **نبی** دشمنوں کے مقابل پر ہمیشہ فتحیاب ہوتے ہیں اس کے لئے ڈوئی جھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے ×××

صاحب - آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے -

حضور - مخلوق کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کی اصلاح ×× ××× منقول از بدر

مورخہ ۹ - اپریل ۱۹۰۸ء نمبر ۱۴ جلد ۷ صـ ۲۷ +

خاکسار محمد سعید **سعدی** از لاہور

دعوت الی الخیر

یعنی

مختلف اقطاع عالم میں تبلیغ احمدیت

فرانس

ہمارے مخلص بھائی بابو عبدالرحیم صاحب کلرک بیس پوسٹ آفس مقیم بولون (واقع فرانس) اطلاع دیتے ہیں کہ مس فلورا میک کول ٹیچنگز آف اسلام کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کر رہی ہیں اور "میں نے بھی انہی سے فرنچ زبان سیکھنی شروع کر دی ہے" مس موصوفہ نے وعدہ کیا ہے کہ اواخر جولائی تک ترجمہ کا کام ختم کر دینگی - اس خاتون کے متعلق ایک بات خاص طور پر قابل ذکر یہ ہے کہ ہندوستان میں مسز بیسنٹ نام جس عورت نے چار یا پانچ سال سے Star in East (ستارۂ مشرق) کی بنیاد ڈالی ہے اور اس کا منشاء یہ ہے کہ مشرق میں ایک عظیم الشان انسان کا ظہور ہونے والا ہے ممکن ہے کہ لوگ اسکے ماننے میں تامل کریں یا اسکی مخالفت - لہذا وہ اس کوشش میں ہے . . . . کہ بہت سے آدمی اسکے ہمخیال پیدا ہو جائیں اور سنا جاتا ہے کہ ہزاروں انسان اسکے خیالات سے متفق بھی ہو گئے ہیں غرضکہ جس عورت نے اس مشن کی کارروائی شروع کر رکھی ہے اسی کے ہمخیال ہماری کتاب کا ترجمہ کرنے والی خاتون بھی ہیں - برادر موصوف نے اس خاتون کو تبلیغ کی اور بتلایا کہ جس عظیم الشان انسان کا دنیا کو انتظار تھا - وہ آچکا ہے - اب کسی اور کی جستجو عبث ہے مگر اس کا وہ کوئی معقول جواب نہیں دے سکی +

ایک اور دوست (جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن) کے محبت نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیچنگز آف اسلام کا ترجمہ وسط جون میں ۵۰ صفحے تک ہو چکا تھا - اس کے واسطے روپے کی تحریک بھی ہو رہی ہے بعض احباب نے تو چودھری فتح محمد صاحب کی خدمت میں روپیہ بھیج بھی دیا ہے - ڈاکٹر محمد حسین نے ایک سو روپیہ باقساط دینے کا وعدہ فرمایا ہے - دیگر احباب بھی حسب توفیق دینگے - نیز معلوم ہوتا ہے کہ احمدی احباب شاملین جنگ یورپ نے چودھری صاحب کو اپنا امیر مقرر کر لیا ہے +

اخویم مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن اپنے عریضہ بخدمت حضرت اقدس (مورخہ ۱۱ جون) میں لکھتے ہیں - چودھری صاحب نے مس فلورا مک کول کو جو ٹیچنگز آف اسلام کا ترجمہ کر رہی ہے شکریہ کا خط ارسال کیا تھا اور خواہش ظاہر کی تھی - کہ اگر ممکن ہو تو مس صاحبہ موصوفہ اپنے لاج میں اسلام پر چودھری صاحب کے لیکچر دینے کا انتظام کریں - چنانچہ مس صاحبہ نے اپنے ایک دوست کو اس کے متعلق تحریر کیا ہے - خدا کرے کہ اسمیں کامیابی ہو - اور پھر اس سلسلہ کے ذریعہ پیرس میں بھی چودھری صاحب کی آمد و رفت ہو جاوے - اللہ تعالیٰ کے آگے سب کام آسان ہیں - حضور دعا فرماتے رہیں - اہل فرانس کی طبائع زیادہ موزون معلوم ہوتی ہیں - یہ لوگ خلیق - متواضع - اپنی عبادتوں کے بڑے پابند ہیں - انہیں رعونت نہیں پائی جاتی

مگر صلیب پرستی کا جو زور اور چرچا یہاں ہے شاید ہی کسی ملک میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے کسی طرح اس ملک میں احمدیت کی تخم ریزی ہو جاوے۔ زمین تو بہت ہی عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ دن بھی کبھی لے آوے کہ انکے گاؤں گاؤں میں اسلامی معبدبن جاویں۔ اور ان کے شراب خانے اور قہوہ خانے دارالعلوم سے تبدیل ہو جائیں۔

ممباسا (مشرقی افریقہ)

اخویم مکرم جناب ڈاکٹر فضل الدین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ اپنی ڈیوٹی ماشاءاللہ بڑی مستعدی سے بھگتانے کے علاوہ ملنے والوں کو اکثر تبلیغ بھی کرتے رہتے ہیں۔ اور الحمدللہ کہ آپ کی تبلیغ کا بہت اچھا اثر ظاہر ہوا ہے۔ بہت سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیمات کے دلدادہ ہو گئے ہیں۔ ریویو آف ریلیجنز اور ٹیچنگ آف اسلام کی چند کاپیاں آپ کی خدمت میں بھیجی گئی تھیں۔ پچھلی ڈاک میں پہنچ گئیں۔ لکھتے ہیں کہ رسالہ ریویو کو میرے دوست بڑے شوق سے طلب کرتے اور پڑھتے ہیں۔ بلکہ وہ اکثر انگریز دوستوں کے تو باقاعدہ مطالعہ میں داخل ہو گیا ہے اگلی ڈاک میں کئی دوست خریدار بھی ہونے والے ہیں انشاءاللہ افسوس اب تک یہاں کوئی دوسرا احمدی دوست نہیں ہے مگر پھر بھی نماز جمعہ کا اپنے باقاعدہ انتظام کر رکھا ہے۔ اکثر سوہیلی لوگ آن کر شریک جماعت ہو جاتے ہیں۔ انگریزی پمفلٹ وغیرہ میں نے بڑے بڑے پادریوں اور دیگر یورپین شائقین کو دیدئے ہیں۔ لوگوں کے شوق کا یہ حال ہے کہ اگر یہ رسالے اور زیادہ ہوتے تو وہ بھی ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہو جاتے۔ ٹریکٹ موسومہ "Divine Judjement in Dowie's death" (ڈوئی کی تباہی میں فیصلہ الٰہی) جسمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی ہے۔ کافی تعداد میں یہاں تقسیم ہو تو بہت سی روحوں کے لئے موجب ہدایت ہو سکتا ہے کیونکہ وہ پیشگوئیاں جو اس میں درج ہیں بالکل موجودہ حالات پر چسپاں ہوتی ہیں۔

رنگون

مولوی محمد حسین صاحب اور جناب عبدالقادر صاحب کٹی ہر دو مخلص بھائی رنگون میں ملازم ہیں اور آنریری طور پر سلسلہ حقہ کی خدمت بقدر ہمت فرصت انجام دیتے رہتے ہیں۔ فجزاہما اللہ۔ محمد حسین صاحب کو تبلیغ حق کا زیادہ تر جوش و شوق ہے۔ مقامی مسلمانوں کو اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پہنچاتے رہتے ہیں۔ آپ کی تازہ چٹھی کا مندرجہ ذیل خلاصہ امید ہے کہ خاص دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ لکھتے ہیں:۔

اسجگہ کے لوگ دنیات کمانے کی دھن میں لگے رہتے ہیں۔ دین و مذہب کی باتیں سننے کا بالکل شوق نہیں جنہیں ہم زبردستی کچھ سناتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ "آپ کے مہدی نے کونسی ہمارے لئے رعایت کی ؟ نہ کوئی نمازوں میں معافی (کمی) ہوئی نہ روزوں سے چھٹکارا ملا۔ نہ سود جائز ہوا جس سے روپیہ میں برکت ہو۔ مسلمان جب مالی حالت میں کمزور ہیں تو حضرت عیسیٰ کی وفات و حیات انکے لئے برابر ہے وغیرہ" یہ لوگ اپنے نبی کریم (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) ہی سے بیزار ہیں بھلا انہیں دوسروں سے کیا سروکار" اناللہ وانا الیہ راجعون۔

افسوس کیا اب بھی قوم مسلم کی حالت کسی مہدی کی محتاج نہیں ہے؟ مسلمانو! خدارا کچھ تو خوف و خشیت سے کام لیکر ضد و تعصب سے باز آؤ۔ تا تمہیں معرفت امام کی توفیق ملے جس کے بغیر مرنا حسب فرمودہ آنحضرت صلعم جاہلیت کی موت مرنا ہے۔

فہرست نو مبایعین

اہلیہ صاحبہ محمد احمد صاحب بڑا بازار مونگھیر

عبدالرحیم خاں صاحب معرفت محکم تیلیاں کوچہ غلام محمد خاں کوٹلہ

رحمت خاں صاحب دھیر کے کلاں۔ ضلع گوجرات

مسماۃ خان بی بی معرفت احمد نور صاحب قادیان

اکبر خاں صاحب " " "

محمد اکبر خاں صاحب " "

نور محمد خاں صاحب و میر ہاشم خاں صاحب معرفت احمد نور قادیان

بیعت خلافت

علی بہادر ویٹرنری اسسٹنٹ رسالپور ۱۴ ضلع شاہ پور

(ضیاء الاسلام پریس قادیان)